روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ | سوموار ۸ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۲۹ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۹۲

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ احباب جماعت کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا کرے۔

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ان سب باتوں کے بعد مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر وہ شدید العقاب ہے تو غفور رحیم بھی تو ہے۔ جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدّم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو عذاب آنے سے پہلے ڈرتے ہیں اور خدا کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ اس وقت ضرور بچائے جاتے ہیں جبکہ عذاب اچانک آ دباتا ہے لیکن جو اس وقت روتے اور آہ و زاری کرتے ہیں جبکہ عذاب آ پہنچتا ہے اور اس وقت گڑگڑاتے اور توبہ کرتے ہیں جبکہ ہر ایک سخت سے سخت دل والا بھی لرزاں اور ترساں ہوتا ہے تو وہ بے ایمان ہیں وہ ہرگز نہیں بچائے جاتے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۶۹)

"مگر اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدّم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ، دہلی، پشاور اور لاہور امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر دوڑتے پھرتے ہیں۔ مگر اُن کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۷)

ضرورت معلّمین

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی میں چند معلّمین کی اسامیاں خالی ہیں۔ دینی خدمت کے خواہش مند احباب اپنی درخواستیں تفصیلی کوائف کے ساتھ بمعہ تصدیق امیر/صدر جماعت احمدیہ بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ تمام بیماروں اور حاجتمندوں کے لئے دعا کریں۔

احکم الحاکمین کی ہی اطاعت و فرمانبرداری کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

فرمایا

"دنیا کے حکّام۔ بادشاہ اور امراء جن کی طاقتیں محدود۔ حکومتیں محدود۔ مال و دولت محدود۔ علم و عقل محدود۔ شان و شوکت محدود اور جن کی نفع رسانی کی قدرت محدود ہے ان سے تعلق رکھنے کے لئے ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بڑی بڑی کوششیں کرتا ہے لیکن اگر کسی بڑی سے بڑی دنیا کی حکومت کو بھی لے لیں تو بھی کوئی ایسی حکومت نظر نہیں آتی جو ساری دنیا پر حاوی ہو یا دو ثلث پر ہی اس کا قبضہ ہو اور اگر فرض بھی کر لیں کہ کوئی ایسا فرمانروا ہے جو ساری دنیا پر حکومت کرتا ہے تو پھر بھی چونکہ وہ انسان ہی ہے۔ اس لئے اس کی حکومت محدود ہے اس سے چھپنے کے لئے کئی جگہیں ہیں غاروں اور پہاڑوں میں انسان چھپ سکتا ہے۔ بھیس بدل کر گرفتاری سے بچ سکتا ہے۔ کیونکہ انسان بادشاہ کا خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ علم کامل نہیں ہے اور وہ عالم الغیب نہیں ہوتا اس لئے انسان اس سے بچنے کی تدبیر کر سکتا ہے اور بسا اوقات کامیاب بھی ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کی حکومت نہ صرف تمام دنیا پر ہے بلکہ زمین و آسمان کی کوئی چیز نہیں جو اس کی مملوک نہ ہو۔ چونکہ تمام چیزیں اسی کی مخلوق ہیں اس لئے اسی کی مملوک ہیں۔

جب دنیا کے بادشاہوں کے حضور باریابی حاصل کرنے کے لئے لوگ بڑی بڑی کوششیں کرتے ہیں اور جان و مال تک کے خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ جس کی شان سے دنیاوی حاکموں کو کچھ بھی نسبت نہیں اس کے حضور شرف پانے کے لئے کس قدر کوشش اور ہمت کرنی چاہیئے پھر جس آدمی کو ایک دفعہ بادشاہ سے ملاقات کا موقعہ مل جائے وہ اس خبر کو اپنی عزت کا باعث سمجھ کر اخباروں میں چھپواتا ہے۔ لیکن کیسا خوش نصیب اور عزت والا ہے وہ انسان جس کو خدا تعالیٰ کے حضور حاضری کا موقعہ ملے دنیاوی لحاظ سے ہماری گورنمنٹ حاکم ہے اور ہم محکوم۔ وہ آقا ہے ہم خادم۔ وہ سرکار ہے ہم رعایا۔ اور ہمیں قرآن شریف یہ حکم دیتا ہے کہ اس کی فرمانبرداری کریں۔ مگر اس سے بھی اعلیٰ ایک اور ایسی حکومت ہے جس کے حضور ہم اور یہ مساوی ہیں۔ کیونکہ وہ ایسا زبردست بادشاہ ہے جس کے آگے دنیا کے زبردست سے زبردست بادشاہ ہاتھ جوڑتے ہیں۔ اور طاقتور سے طاقتور حکمران گردنیں جھکا دیتے ہیں اور ان کو سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ اس کے آگے اپنی پیشانی رکھ دیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۱۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۹ ، اخاء ۱۳۶۹ہش ۲۹ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں ۔

(۱)۔ انسان جس قدر مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور دنیا میں اس پر آفتیں آتی ہیں یہ سب شامتِ اعمال ہی سے آتی ہیں ۔

(۲)۔ یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مرے گا اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ اور رسلؑ کو اسی لئے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اس لئے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اس کی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جائے ۔

(۳)۔ ہر ایک نبی کے وقت ابتلاؤں کا ہونا ضروری ہے ۔

(۴)۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو ۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی ۔

(۵)۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں ۔

(۶)۔ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں ۔ اس کی عظمت و جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے ۔

(۷)۔ انسان اس دنیا میں مسافر ہے آج زمین پر ہے تو کل زمین کے نیچے ہے ۔

(۸)۔ راست باز اور مامور من اللہ کی صداقت کا بڑا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو غیب کی خبریں دیتا ہے اور پھر ان خبروں میں ایک طاقت ہوتی ہے جو دوسروں کو نہیں دی جاتی ۔

(۹)۔ دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی ۔

(۱۰)۔ جو لوگ بدیوں سے بچنے کی تجویز اور تدبیر نہیں کرتے ہیں وہ گویا بدیوں پر راضی ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر خدا ان سے الگ ہو جاتا ہے

(۱۱)۔ یہ قاعدہ یاد رکھو کہ جب دعا سے باز نہیں آتا اور اسی میں لگا رہتا ہے تو آخر دعا قبول ہو جاتی ہے ۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ باقی ہر قسم کی دعائیں طفیلی ہیں اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں ۔

ہار کر ہارنے کا غم کیوں ہو
کل کسی اور کو ہرائیں گے
جیت کر اپنے آپ سے باہر ؟
کس قدر آپ بھول جائیں گے

ابو الاقبال

مرا گریبان چاک کر کے تم اپنا دامن بچا سکو گے ؟
سکوتِ لب کا ہے اِذن مجھکو یہ بات کب تک نبھا سکو گے ؟

یہ بے بسی بھی کبھی کبھی تو بنی ہے تقدیر کی علامت
نہ سُن سکو گے جو بات میری تو کیا تم اپنی سُنا سکو گے ؟

بتاؤ میرے لہو کی تشہیر چین دے گی تمہارے دل کو ؟
بتاؤ رسوائیوں کو میری ، جبیں پہ اپنی سجا سکو گے ؟

چمن چمن میں ہوا کے جھونکوں سے پھیلتی جا رہی ہے خوشبو
جو اس کو روکے تم ایسی دیوار حشر تک بھی بنا سکو گے ؟

جسے تمنّا ہو زندگی کی اسے تو مارو تو خیر مارو
جو آپ مٹنے کا شوق رکھتا ہو کیا اُسے تم مٹا سکو گے ؟

نسیم بیٹھا رہے گا راہوں میں اپنے زخموں کے پھول لیکر
رواں سہی قافلہ تمہارا تم اس کو رہ سے ہٹا سکو گے ؟

نسیم سیفی

پردہ مرد اور عورت کی عفت کی حفاظت کا ضامن ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ۔

"میں نے بار بار یہ بات وضاحت سے بیان کی ہے کہ ۔ ۔ ۔ پردہ عورتوں کی عفت کی حفاظت کے لئے ہے ۔ نیز مرد عورت کی علیحدگی کی ۔ ۔ ۔ روح کی حفاظت کی جائے تاکہ وہ ایک برقی رو کی طرح ایک دوسرے کے علاقہ میں نہ جائیں اور انسانی رشتوں کو شارٹ سرکٹ نہ کریں ۔ یہ ہے ۔ ۔ ۔ پردہ کی اصل روح اور غرض ۔ مگر میں نے یہ وضاحت بھی کی تھی ۔ یہ کسی بھی انسانی دائرہ میں خواتین کی با معنی اور صحت مند شرکت میں روک نہیں بنتا ۔ یہ بات ہے جو سمجھائی جانی ضروری ہے لہٰذا میں نے بار ہا جماعتوں کو سمجھایا ہے کہ اگر کوئی خاتون لیڈی ڈاکٹر ہے اور اس پیشہ میں اس کو مختلف اپریشن اور تجربات وغیرہ کرنے پڑتے ہیں ۔ جس کا کرنا پاکستان میں پائے جانے والے سخت پردہ کے ساتھ ممکن نہیں ۔ اب خواہ یہ خاتون پاکستانی ہی ہو اس کو پورا حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسا لباس استعمال کرے جو کہ اس کے پیشہ کے مناسب ہو ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس لباس کو روزمرہ زندگی کے معمول کا لباس بنا لے ۔ اور اس لباس میں گھروں میں جائے اور سڑکوں پر نکلے ۔ لہٰذا اگر کوئی خاتون اس معاملہ میں دیانتدار ہے تو ۔ ۔ ۔ پردہ اس کے پیشے اور صحتمند عمل میں رکاوٹ نہیں بنے گا ۔ اس کے بعد یہ اس کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو خطرات سے محفوظ رکھے اور اپنے پردہ کو ایسا نہ بنائے کہ ایک احمدی اور غیر احمدی عورت میں فرق ہی نہ رہے ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری شاہنواز صاحب

مشتاق احمد باجوہ
سوئٹزرلینڈ

محترم برادر چوہدری شاہنواز خاں صاحب نے احمدیت ورثہ میں پائی۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد وکالت کے لئے انہوں نے آبائی ضلع سیالکوٹ کو چنا۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) نے انہیں امیر جماعت سیالکوٹ مقرر فرما دیا لیکن بھائی نے کچھ عرصہ بعد تجارت وصنعت کا پیشہ اختیار کر لیا اور سیالکوٹ سے چلے گئے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت دی میرا یہ احساس ہے کہ ان کے خدمت خلق کے وصف نے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کیا۔ میں جب ان کی زندگی پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ شعر یاد آجاتا ہے۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمتِ خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

بھائی نے اپنی ثروت میں نہ صرف اپنے خاندان کو بلکہ وسیع حلقہ کو شریک کیا اور خدمتِ خلق کا حلقہ تو نہ صرف اپنے وطن میں بلکہ باہر بھی پھیلا ہوا تھا۔ بھائی کو اظہار کی عادت نہ تھی مگر میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ خود مجھ سے جب کسی نے امداد چاہی اور میری بساط سے باہر تھی تو میں نے بھائی کو کہا یا لکھا بھائی نے کبھی نہ نہیں کی۔ اگلے دن ایک دوست کا جس کے لئے میری تحریک پر بھائی نے وظیفہ مقرر فرما دیا ہوا تھا، خط آیا جس میں اس نے لکھا "محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے لئے نماز تہجد میں دعا کرتا رہتا ہوں۔ نہ معلوم کیا وجہ ہے کہ میں جب ان کے بارہ میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں تو آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں اور میں ان کے بارہ میں لکھنے سے قاصر رہا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے صاحبزادگان کو بھی تعزیت کے خط نہیں بھجوا سکا۔ لہٰذا عرض ہے کہ آپ جب بھی ان کو خط لکھیں تو میری طرف سے بھی تعزیت فرما دیں ایسے نیک اور خدا ترس احباب کا ملنا محال ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"۔

بھائی کے متعلق اطمینان ہوتا تھا کہ جو بھی کہوں گا وہ کر دیں گے۔ ربوہ میں انصار اللہ مجلس عاملہ میں میرے سپرد شعبہ خدمت خلق ہوا میں نے تجویز کیا کہ دار الیمن میں

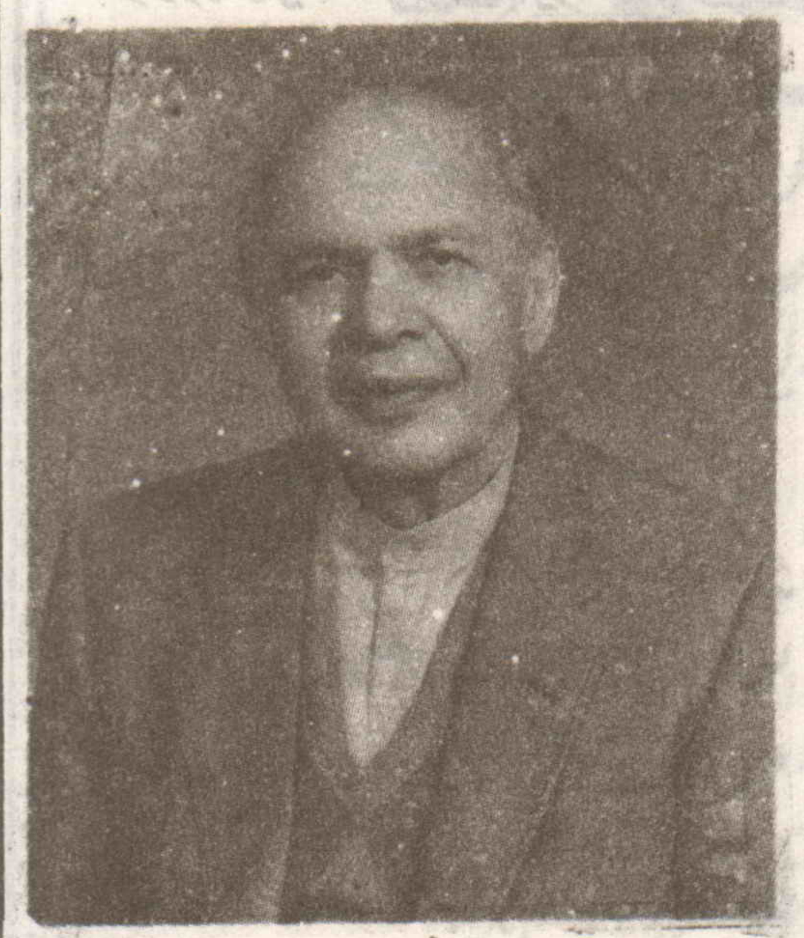

محترم چوہدری شاہنواز صاحب

ہم ایک ڈسپنسری بنا دیں۔ مجلس نے اتفاق کیا۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب سے عرض کیا کہ آپ وہاں کام کریں۔ انہوں نے فرمایا۔ ٹھیک۔ لیکن میں جایا کیسے کروں میں نے کہا یہ میرا بائیسکل لے لیں۔ مطلوبہ دوائیوں کی فہرست بنا دیں۔ انہوں نے بنا دی۔ میں نے بھائی کو لکھا۔ انہوں نے اپنی دوائیوں کی دکان کو ہدایت کی۔ انہوں نے فوراً بھجوا دیں۔ یہ خدمت خلق کا کام کامیابی سے چلتا رہا۔

محترم مولوی نسیم مہدی صاحب نے مشن کا چارج لیا۔ میں نے ایک کام تجویز کیا انہوں نے اتفاق فرمایا۔ میں نے بھائی کو لکھا ایک ہزار فرینک بھجوا دیں انہوں نے بھجوا دیا اور ہم یہ خدمت بجا لا سکے۔

میرے خیال میں شاید سوائے بھائی کے اکاؤنٹنٹ کے کسی کو ان کی خدمت خلق کا پورا علم نہ ہوگا۔ اتفاق سے کلثوم میری بیوی ۱۹۸۶ء میں اکیلی ربوہ گئیں۔ ان کی کوٹھی میں ہی تھیں کہ بتایا گیا کہ بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ کلثوم نے بھائی کو بلایا اور کہا دیکھو کون ہیں۔ لمبی قطار باہر کے گیٹ سے اندر صحن کے تقریباً دوسرے سرے تک لگی ہوئی تھی۔ کلثوم کہتی ہیں میں نے پوچھا کیا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا ہم نے سنا ہے کہ چوہدری شاہنواز صاحب کی جو بہن یہاں آئی ہوئی ہیں وہ اس کی بات بہت مانتے ہیں ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ چوہدری صاحب سے کہیں کہ ہمارے وظیفے زیادہ کر دیں۔

بھائی خط کے جواب میں بہت تیز تھے۔ خود فوراً ہاتھ سے لکھتے۔ اس خلق کے بارہ میں بات ہو رہی تھی تو بھائی نے کہا مجھے جو لکھتا ہے اسے رقم بھجوا دیتا ہوں مگر مجھے کسی نے کبھی رسیدگی کا نہیں لکھا مجھے خود کسی کے لئے ذاتی طور پر بھائی سے کہنے کے باعث علم ہے کہ بعض کا مطالبہ ہزاروں کا ہوتا تھا۔ اور بھائی کافی حد تک اسے پورا کرنے کی کوشش کرتے مگر وہ خیال رکھتے کہ امداد کا حلقہ محدود نہ ہو جائے۔

بھائی نے ایک بار تعریف کے رنگ میں بتایا کہ بعض خدام دین جب محسوس کرتے کہ اب بچے بڑے ہو گئے ہیں۔ امداد کی ضرورت نہیں تو وہ لکھ دیتے کہ اب امداد نہ بھجوائیے۔

بعض لوگوں کے بھائی نے مکان بنوا کر دیئے۔ میں بھی ایک دفعہ الجھن میں آ گیا۔ دار الصدر کی کالج کی طرف کی ریلوے کراسنگ سے گذرا تو دیکھا کہ ایک کچے مکان کے پاس ایک بوڑھا جو سقہ کا کام کرتا تھا سر ڈالے بیٹھا ہوا ہے اور دو تین آدمیوں نے اس کے مکان کو گرانا شروع کیا ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا یہ کیا کر رہے ہو انہوں نے بتایا کہ کمیٹی کا حکم ہوا ہے کہ یہ مکان گرا دو۔ میں نے کہا مکان کو مت چھیڑو۔ یہاں سے ہٹ جاؤ۔ میں تم کو مکان نہ گرانے دوں گا۔ اتنی سختی سے میں نے انہیں کہا کہ وہ ہٹ گئے یا شاید اوپر رپورٹ کرنے کے لئے چلے گئے۔ مجھے یہ ظلم معلوم ہوا اور میں اسے برداشت نہ کر سکا۔ لیکن مجھے اسے بچانے کی کسی قانونی راہ کا علم نہ تھا۔ میں فوراً حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو ان دنوں کالج کے پرنسپل تھے، کے پاس گیا اور بتایا۔ حضرت صاحبزادہ نے فرمایا ہم تو چاہتے ہیں کہ خود غرباء کے مکان بنا دیں مگر یہ ناجائز جگہ پر بنا ہوا ہے۔ بہر حال وہ مکان گرا دیا گیا۔ میں نے بھائی کو کہا انہوں نے اسے نیا مکان بنوا دیا۔

بھائی کی ترقی کا راز ضرورت مندوں کی دعاؤں میں بھی تھا۔ کلثوم بھی بھائی کو امداد کی تحریک کرتی رہتی لیکن ایک بار خود بھائی کی تار آئی کہ ۳۵۰ روپے غرباء کو دے دیں۔ کلثوم نے بتایا۔ میں نے ۳۵۰ روپے لئے اور دار الیمن کو روانہ ہوئی کہ وہاں تقسیم کر دوں۔ ابھی پہاڑوں کے پاس سے گذر رہی تھی کہ دیکھا کہ ایک خاتون سڑک کے کنارے پڑی ہیں اور خون بہہ رہا ہے۔ فوراً ہسپتال لانے کا انتظام کیا گیا۔ آپا محترمہ ڈاکٹر فاطمہ نے حالت دیکھی تو کہا۔ چنیوٹ سے فوراً دوائی منگوائیں ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں نے باجوہ صاحب کو کہا۔ انہوں نے کار پر کسی کو بھجوایا۔ وہ دوائی لے آیا۔ وہ دوائی آپا کو دی اور ۳۵۰ میں سے جو رقم بچی وہ زخمی خاتون کو دے دی۔ اس کے پانچ بچے اس کے پاس پہنچ چکے تھے لیکن شوہر سقہ تھا وہ کام میں مصروف تھا۔ خاتون نے بچوں کو کہا میں دعا کرتی ہوں تم بچو! اللہ قبول فرما کہتے جاؤ۔ اس نے میرے لئے دعا شروع کی۔ میں نے کہا میرے لئے نہیں میرے بھائی شاہنواز کے لئے دعا کریں۔ انہوں نے رقم بھجوائی ہے۔ اس نے بڑے درد سے بارگاہِ ایزدی میں دعا کی۔ یا اللہ شاہنواز گرے ہوئے کنوئیں میں ہاتھ ڈالے تو وہاں سے بھی سونا نکل آئے۔ اللہ بہت برکت دے دعا کرتے کرتے لمبی سانس لی اور اللہ کو پیاری ہو گئی۔ لیکن وہ رخصت ہوتی ہوتی ایسی دعا دے گئی جو ضرور عرش تک پہنچی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔

بھائی میں بڑی ہمت اور حوصلہ تھا بھائی کا مشرقی پاکستان میں بھی بہت کاروبار تھا۔ وہ سارا ختم ہو گیا۔ لیکن مجال ہے کہ کبھی اس پر افسوس کیا ہو۔

بھائی نمازوں کے بڑے پابند تھے۔ یہاں ہمارے ہاں تو گھر میں جماعت ہوتی ہے بھائی جب یہاں ہوتے التزام سے اس میں شریک ہوتے۔ بھائی یہاں ہی تھے جب دل کا پہلی بار حملہ ہوا۔ سحری کے وقت بھائی نے آواز دی۔ میں اٹھا وہ صوفہ پر لیٹے ہوئے تھے۔ پاس گیا۔ کہا مجھے دل کی تکلیف معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر کو بلایا۔ عزیزم یحییٰ اور کلثوم بھی اٹھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر کو فون کیا۔ وہ آیا اور کہا۔ دل کی تکلیف ہے۔ بھائی نے زیورک میں ہمارے معالج پروفیسر مایر MAIER کو ہی اپنا معالج بنایا ہوا تھا۔ بلکہ وہ سارے خاندان کے معالج بن گئے ہوئے تھے۔ پروفیسر کبھی گھر میں نہیں آتے لیکن انہیں فون کیا وہ فوراً آ گئے۔ اور چند منٹ انہوں نے دیکھا اور چلے گئے۔ اپنے پرائیویٹ ہسپتال میں گئے جہاں سے میرے بیٹے کو فون کیا یحییٰ فوراً بیمار لے آؤ۔ ابھی نماز فجر ہم نے نہ پڑھی تھی۔ کار چلاتے ہوئے یحییٰ نے کہا ماموں جماعت کروا دیں فجر کا وقت ہے" بھائی نے کار ہی میں فجر کی نماز کی جماعت کروائی۔ دل کے مرض کا حملہ خاصا سخت تھا۔ کئی ہفتے ہسپتال میں رہنا پڑا۔ لیکن ان کی ہمت تھی کہ اسی حالت میں

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

کاغذات کی ترتیب و حفاظت

آپ دفتر سے تھکے ہارے گھر پہنچے ۔ کچھ کاغذات بل ۔ خطوط ۔ یادداشتیں وغیرہ آپ کے ہاتھ میں ہیں آپ انہیں باورچی خانہ کے میز پر رکھ دیتے ہیں اول خیال یہ ہے کہ سب سے پہلے ان سے دو دو ہاتھ تو کئے جائیں ۔ اتنے میں کوئی ملنے والے آ گئے اور جس وقت وہ واپس گئے کھانے کا وقت ہو چکا تھا آپ نے کاغذات اٹھا کر کسی اور میز یا الماری پر رکھ دیئے ۔ اگلے دن کچھ اور کاغذ آ گئے آپ کا خیال تھا کہ دونوں دنوں کے کاغذات اکٹھے ہی دیکھ لئے جائیں گے مگر آپ کا بچہ سکول سے واپس آیا تو وہ کسی ضروری امر پر آپ سے مشورہ کرنا چاہتا تھا اور ظاہر ہے کہ بچوں کی باتوں کی طرف توجہ دینا تو بہت ضروری امر ہے ۔ آج کے کاغذات بھی کل والے کاغذات میں شامل ہو گئے اور اس طرح ایک ڈھیر اس میز پر ایک ڈھیر اس شیلف میں ایک ڈھیر الماری پر لگ گیا ۔ یوں محسوس ہونے لگا کہ جیسے کاغذ ہمارا منہ چڑا رہے ہوں کہ ہمیں حاصل تو بہت جدوجہد بلکہ اچھی بھلی رقوم خرچ کر کے کیا گیا تھا ۔ بڑے بڑے منصوبے زیر غور تھے ۔ یہ کاغذ فلاں مضمون کی ترتیب میں کام آئے گا ۔ یہ کاغذ فلاں حساب کو درست کرنے میں مفید رہے گا ۔ یہ کاغذ بہت کارآمد معلومات پر مشتمل ہیں وغیرہ ۔ اگر میری طرح آپ کا بھی یہ مسئلہ ہے تو آپ کو باربرا ہیمفل (BARBRA HEMPHILL) کے مندرجہ ذیل ٹوٹکوں میں دلچسپی ہو گی ۔ موصوفہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے لوگوں کے ایسے مسائل حل کرتے اور انہیں مشورے دینے میں ہزاروں گھنٹے خرچ کئے ہیں ۔ ان کے خیال میں کاغذات کو ترتیب دینا آپ کی قوت فیصلہ اور قوت انتظامیہ پر منحصر ہے یہ مشکل اس وقت شروع ہوتی ہے جب کسی کاغذ کو ہاتھ میں لے کر ہم یہ سوچنے لگتے ہیں کہ کیا اسے محفوظ کرنا ضروری ہے ؟ اس خیال کے آتے ہی ذہن اس خطرہ سے دوچار ہو جاتا ہے " میں اس کاغذ (تحریر) کو ضائع کر کے نقصان تو نہیں اٹھا رہا ؟ " کبھی کبھی ایسا ہونا ممکن تو ہے کہ کوئی کارآمد کاغذ اس طرح ضائع ہو جائے مگر بسا اوقات ایسی معلومات یا اس سے بھی بہتر ہمیں کسی کتاب یا یادداشت سے مل جاتی ہیں اور کوئی ناقابل تلافی نقصان نہیں ہوتا ۔ بے ترتیب معلومات جو وقت ضرورت ہمارے کام نہ آ سکیں بلکہ ہمیں یہ یاد بھی نہ ہو کہ ایسی کوئی معلومات ہمارے ریکارڈ میں موجود ہیں ان کا ہونا نہ ہونا برابر ہے بلکہ کاغذات کا بوجھ اسی وجہ سے بڑھتا جاتا ہے ۔ ایسے ماہر جنہوں نے اس معاملہ پر غور کیا ہے ان کے نزدیک ایسے کاغذات جو ہم نے سنبھال سنبھال کر رکھے ہوتے ہیں ۔ ان میں سے ۸۰ فی صد کسی بھی کام نہیں آتے ۔ اور ان میں سے مطلوبہ کاغذات ڈھونڈنے میں بہت سارا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے

آپ اپنی ڈاک کھولتے وقت یا اپنے کاغذات ترتیب دیتے وقت اس مددگار کو نہ بھولیں جسے ردی کی ٹوکری کہا جاتا ہے ۔ اگر وہ آپ کے پاس ہو گی تو آپ کے بہت سے مسائل کا حل ثابت ہو گی ۔ کاغذات کو ترتیب دیتے وقت آپ یہ سوچ لیں کہ

۱ ۔ کیا یہ امر میرے جاننے کے لئے ضروری ہے اور میں اسے جان چکا ہوں یا نہیں ؟

۲ ۔ کیا یہ معلومات میرے پاس پہلے سے کسی کتاب وغیرہ میں موجود ہیں یا نہیں ؟

۳ ۔ کیا یہ ایسی معلومات تو نہیں جو پرانی اور بے کار ہو چکی ہیں ۔

۴ ۔ یہ معلومات یا تحریر میرے کس کام آئے گی ؟

صرف یہ سمجھنا کہ " ہو سکتا ہے ..... " کافی وجہ نہیں ۔ اگر آپ کے ذہن میں اس کے معین استعمال کی صورت نہیں ہے تو آپ اسے محفوظ کر کے بھول جائیں گے اور ایسے ہی مواقع کے لئے کہا جاتا ہے " جس چیز کے متعلق آپ یہ نہیں جانتے کہ وہ آپکے پاس ہے یا وہ کہاں رکھی ہے اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے ۔

۵ ۔ اس تحریر یا کاغذ کے ضائع ہوتے سے مجھے کیا نقصان ہو سکتا ہے ۔ اگر کوئی معین اور واضح نقصان ذہن میں نہیں آتا تو اس کاغذ کی صحیح جگہ ردی کی ٹوکری ہے ۔

مذکورہ بالا سوالات اور امکانات کو ذہن میں رکھ کر جو کاغذ محفوظ کرنے ہوں انہیں آپ محفوظ تحریروں کی فائل میں رکھ لیں اور بار بار ان کا جائزہ لے کر انہیں صحیح جگہ اور مناسب فائل میں لگا دیں ۔ اگر کاغذات کے دوسرے ڈھیر کے آنے تک آپ کی یہ فائل ویسے ہی رکھی ہے اور اس کا حجم بڑھتا جا رہا ہے تو آپ نے اس فائل کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو ضروری تھی یا یوں کہہ لیجئے کہ اس کے ساتھ پورا انصاف نہیں کیا ۔

کیلنڈر ۔ ڈائری اور نوٹ بک میں ضروری معلومات درج کر لینے کی عادت بھی بہت سے غیر ضروری کاغذات سے بچا لیتی ہے اور وہ معلومات بآسانی بوقت ضرورت آپ کے سامنے آ جائیں گی ۔ اور آپ انہیں حسب منشاء استعمال کر سکیں گے ۔

جس طرح ٹیلیفون ڈائریکٹری میں کچھ رنگین کاغذات سرکاری دفاتر یا کاروباری مراکز کے نمبر اور پتے بتانے کے لئے الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح ایک ذاتی ڈائریکٹری بھی تیار کر لینی چاہیئے جس میں ایسے پتہ جات اور نمبر درج ہوں جو آپ کے قریبی عزیزوں رشتہ داروں کے ہوں ۔ دوسری قسم کے صفحات پر کاروباری پتے اور نمبر درج کئے جا سکتے ہیں اس طرح بھی بہت سے متفرق کاغذات سے نجات پائی جا سکتی ہے ۔

ایسی معلومات جو مستقل نوعیت کی نہ ہوں اور ان سے عارضی اور وقتی فوائد ہی حاصل ہو سکتے ہوں انہیں ایک ایسی نوٹ بک میں درج کیا جا سکتا ہے جس کے کاغذ آسانی سے نکالے جا سکتے ہوں اور بوقت ضرورت اور کاغذ شامل کئے جا سکتے ہوں ۔ ایسی نوٹ بک آپ کو ان تمام کاغذات کو سنبھالتے پھرنے سے بچا لے گی جن پر آپ نے وقتاً فوقتاً کسی کا فون نمبر ۔ ایڈریس یا کوئی اور یادداشت تحریر کی تھی ۔ To do (کرنے کے کام) نامی فائل یا نوٹ بک میں آپ کے حالات اور ضرورت کے مطابق مختلف چیزیں شامل ہو سکتی ہیں ۔ کسی کو فون کرنا ۔ کسی کے فون کا جواب دینا ۔ کسی کو خط لکھنا ۔ کسی کے خط کا جواب دینا کا کوئی تحفہ خریدنا ۔ کوئی کتاب خریدنا ۔ کوئی کتاب پڑھنا ایسے امور کو بروقت سرانجام دینے کے بعد ان پر لکیر پھیرتے ہوئے ایک خاص خوشی اور سکون کا احساس ہو گا ۔

آپ نے کاغذات کو ترتیب اور سلیقے سے محفوظ رکھنے کے لئے جو فائلیں رکھی ہوئی ہیں ان میں حوالوں کی فائل بھی ضروری ہے تاکہ 'زیر غور' فائل یا ایکشن فائل سے معلومات اس میں منتقل کی جا سکیں ۔ آپ کی ایکشن فائل کے موٹے ہونے کا مطلب یہی ہو گا کہ اس میں ریفرنس فائل (حوالجات کی فائل) کے کاغذات پڑے ہیں جنہیں اس فائل میں منتقل کرنا چاہیئے ۔

آپ کے میز کے پاس ایک اچھی 'فائل کیبنٹ' ہو تو بہت غنیمت ہے کیونکہ اس میں آپ کے قیمتی کاغذات ترتیب ، سلیقے کے ساتھ محفوظ رہیں گے جو بوقت ضرورت کام بھی آ جائیں گے اور ادھر ادھر اڑتے نہیں پھریں گے ۔ 'فائل کیبنٹ' پر خرچ کی ہوئی رقم ہمیشہ آپ کے کام آئے گی اور آپ اس سے ایک مستقل خوشی حاصل کر سکیں گے ۔

کاغذوں کی ترتیب و حفاظت صرف آپ کے دفتر یا گھر کے سلیقہ و صفائی کی آئینہ دار ہی نہیں بلکہ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ کون سے امور زیادہ اہم اور قابل توجہ ہیں بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کاغذوں کی ترتیب و سلیقہ آپ کی قوت فیصلہ ۔ احساس جرم و ندامت سے نجات ۔ آپ کے وقت اور قوت کار کی حفاظت اور زیادہ کام کرنے کے مواقع کی ضمانت ہے ۔

اعلان برائے لجنات

○ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، نومبر بروز جمعہ ، ہفتہ ، اتوار کو متوقع ہے ۔ اس میں جو خواتین یا بچیاں پروگرام کے مطابق حصہ لینے کی خواہش مند ہوں ۔ اس لجنہ کی صدران حصہ لینے والوں کے نام اور تقریروں کے عنوان ۳۱ ، اکتوبر تک بھجوا دیں ۔ اسی طرح آنے والے نمائندگان کے نام بھی ـــ زائرات بھی صدر لجنہ مقامی کی تصدیق لے کر آئیں ۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید احمد علی شاہ

بریڈفورڈ ریڈیو پر تقریر

خاکسار گذشتہ سال اپنے بڑے لڑکے عزیزم سید علی احمد طارق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کراچی کے ساتھ ۱۰ اگست ۱۹۸۹ء کو لنڈن گیا۔ جلسہ کے بعد ۲۰ اگست کو حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں یعنی عزیزم سید ولی احمد صادق انجینئر ڈنمارک سمیت شرف ملاقات و گفتگو اور معانقہ فرماتے ہوئے میرے لڑکے کو بوسہ دیا اور میرے کندھے کو چوما اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس بیٹے (عزیزم سید علی احمد طارق ایڈووکیٹ کراچی) کو سلسلہ کی خدمات کی خوب توفیق فرماتا رہے۔ چونکہ بریڈفورڈ میں گوجرانوالہ کے بہت سے امینی خاندان کے مرد و زن آباد ہیں۔ جو گوجرانوالہ کا مربی ہونے کی وجہ سے اور یکم جون ۱۹۷۴ء کے ہنگامہ کے زمانہ سے میرے واقف تھے۔ انہوں نے مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ جہاں مجھے ۲۲ اگست سے ۲۳ ستمبر تک رہنے اور مختلف شہروں میں خدمات دینیہ کی توفیق خدا تعالیٰ سے مرحمت ہوئی۔ جس کا تفصیلی ذکر اپنے مضمون "میرا سفر یورپ" (الفضل ۶ جون ۱۹۹۰ء) میں کر چکا ہوں۔ اب دو کا مزید کرنا چاہتا ہوں۔

اوّل:۔ بریڈفورڈ میں رہتے ہوئے ۱۶ ستمبر کو ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ کل میرے ایک پاکستانی عالم دوست ۱۲ بجے ریڈیو پر علمی تقریر کریں گے۔ احباب اپنے اپنے ٹیپ ریکارڈ تیار رکھیں تاکہ ان کی علمی تقریر ریکارڈ کر سکیں۔ اور پھر ۱۷ ستمبر کو ۱۲ بجے یہ اعلان کیا گیا کہ احباب تیار رہیں۔ اب تقریر شروع ہونے والی ہے۔ چنانچہ ۱۲ ۱/۴ تا ۱۲ ۵/۴ بجے دوپہر کو نصف گھنٹہ ریڈیو پر میری تقریر "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر کرائی گئی۔

جس میں فضائل دین حق بیان کئے گئے۔ ناظم صاحب ریڈیو نے بعد میں یہ بھی اعلان کیا کہ اگر اس تقریر کے بارہ میں کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو تو وہ لکھ کر بھیج دیں ان کے جواب دئے جائیں گے (مگر کسی نے کوئی نہیں بھیجا) اس طرح ریڈیو پر فضائل دین حق بیان کر کے یورپین لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

دوم:۔ میں مکرم بشارت احمد صاحب امینی کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا کہ بریڈفورڈ کے ایک اخبار "راوی" میں یہ اعلان پڑھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر احباب مضمون لکھ کر بھیجیں جو ۳۰۰۰ لفظوں پر مشتمل ہو۔ اوّل، دوم اور سوم کو انعام دیا جائے گا۔

چنانچہ فوری طور میں نے ایک مضمون "فضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم" پر لکھ کر "راوی" کے ایڈیٹر صاحب کو بھیج دیا اور خود ۲۴ ستمبر کو لنڈن اور پھر کوپن ہیگن ڈنمارک کے بعد کراچی اور پھر ۲۷ اکتوبر کو ربوہ آ گیا۔

مجھے ۲۷ جون ۱۹۹۰ء کو ربوہ میں "راوی" کے ایڈیٹر صاحب کا ۵ اپریل ۱۹۹۰ء کا حسب ذیل خط موصول ہوا۔

"محترم سید احمد علی صاحب۔ تسلیمات۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ جناب رسول اللہ صلعم پر آپ کا مضمون تیسرے انعام کا مستحق قرار پایا ہے۔ انعامات ۱۲ مئی کے جلسہ میں تقسیم ہوں گے۔ آپ کی شرکت باعث خوشنودی ہوگی۔ انعام ۱۰۰ پونڈ ہے" (یعنی -/۴۰۰۰ روپیہ پاکستانی)

میں نے ایڈیٹر صاحب "راوی" کو مکرم بشارت احمد صاحب امینی کی معرفت لکھا کہ میں نے بریڈفورڈ میں مہمان ہوتے ہوئے وہ مضمون لکھا تھا اور اب پاکستان واپس آ چکا ہوں اور آپ کا خط بہت دیر سے ملا۔ غیر حاضری پر معذرت خواہ ہوں۔ میرے انعام کی رقم -/۱۰۰ پونڈ مکرم بشارت احمد صاحب امینی کو دے دیں۔ چنانچہ امینی صاحب نے جلسہ لنڈن کے بعد ایک دوست کو بریڈفورڈ جاتے پر یہ رقم دے دی اور اس دوست نے وہ انعامی رقم چار ہزار روپیہ مجھے ربوہ آ کر ادا فرمائی۔

نوٹ:۔ ان کا اعلان یہ بھی تھا کہ یہ مضمون "راوی" میں شائع کئے جائیں گے۔ مجھے یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ شائع ہوا کہ نہ؟ بہر حال اس طرح مجھے جلسہ لنڈن میں جانے کے موقع پر خدمت کی توفیق خدا سے مرحمت ہوئی۔

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ جو دوست دعا کی درخواست کرتے ہیں اور جو کسی وجہ سے درخواست نہیں کر پاتے ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ الفضل)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

بھی جماعت کروائی۔

میں اور کلثوم تو بوڑھے ہیں کم ہی سفر کرتے ہیں۔ ایک سال جلسہ پر لندن گئے تھے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالع) کو معلوم ہوا کہ بھائی کی طبیعت خراب ہے۔ پیغام آیا کہ حضور خود ملنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں بھائی کا بستر سے اٹھنا مشکل تھا۔ مجھے کہا کہ تم حضور کا استقبال کرو اور ہر چیز کا خیال رکھو۔ چنانچہ حضور تشریف لائے حضور نے ڈرائنگ روم میں تشریف رکھی۔ میں سب کو باری باری حضور کے قریب بٹھاتا رہا۔ حضور سب عزیزان سے اس طرح ملے کہ ان کی قسمت پر رشک آتا تھا۔ بڑا وقت گذر گیا۔ بھائی اوپر کی منزل میں اپنے بیڈ روم میں تھے۔ بھائی نے ہمت کی اور خود نیچے پیارے آقا کے پاس آ گئے۔ زہے قسمت کہ حضور خود تشریف لا کر برکت دے گئے۔

دلوں کی حالت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھائی کو لندن لے آیا۔ مرکز امامت سے دور ہو گئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) تھوڑے وقت کے لئے آتے۔ میں بھی لندن حاضر ہوتا۔ بھائی فلیٹ میں رہتے تھے جب مجھے بیت الذکر جانا ہوتا لے جاتے۔ ایک صبح ابھی کپڑے بھی نہ بدلے تھے انہیں معلوم ہوا کہ میں جا رہا ہوں اسی حالت میں ہی بیت الذکر چھوڑ آئے۔ جب مکان لے لیا اور محترمہ بہن مجیدہ بیگم صاحبہ آ گئیں ڈرائیور نہ ہوتا تو وہ مجھے لے آتیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر حضرت امام جماعت (الرابع اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالع) کو لے آئی۔ حضور سراپا محبت ہیں۔ میں تو اپنے عزیزوں کو بھی کہتا اور لکھتا ہوں کہ حضور کے ساتھ پیار کا تعلق قائم کرو۔ ایمان میں استقامت حاصل ہوگی۔ حضور نے اس طرح پیار سے نوازا کہ بھائی حضور کے فدائی ہو گئے۔ سلوک کی منازل تیزی سے طے کر لیں۔ حضور نے عاجز کو خود بھائی کے متعلق تحریر فرمایا "میرے دل میں خاص جگہ بنا چکے تھے"۔ جوہری ہی ایک جوہر کی شناخت کی صحیح اہلیت رکھتا ہے۔ پس حضور سے زیادہ کون بھائی کی قدر کو پہچانتا ہے۔ حضور کے خطوط تاریخی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے ایک خط پیش کر رہا ہوں۔ جہاں تک ہمارے عم محترم حضرت نواب محمد دین صاحب کی بیٹی پیاری بہن مجیدہ بیگم کا تعلق ہے وہ ایک پیارے چوہدری محمد شریف صاحب کی بہن ہیں اور بھائی کی طرح ہی احمدیت کی فدائی ہیں۔ سیدنا حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کے بارہ میں لکھا "میری بہت ہی پیاری بہن" حضور کا یہ گرامی نامہ خاندان کے لئے باعث فخر ہے اور ہمیشہ یہ اس بلند معیار کو اس کے سامنے رکھے گا۔

لندن
۲۸-۳-۹۰

پیارے مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب

سفر سے واپسی پر آپ کے خطوط موصول ہوئے۔ آپ کے خطوط میں خاص ایمان کی جلاء اور جلوہ دکھائی دیتا ہے جو عام خطوں سے ممتاز کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان، اخلاص اور عرفان آپ کو بے حد مبارک کرے۔ یحیٰ اور نداء کے خطوں میں بھی ایسا ہی رنگ ہوتا ہے۔ اللہ ان کو خوشیوں سے معمور زندگی عطا فرمائے۔

اس عرصہ میں بڑی افسوسناک اطلاع بھی ملی کہ چوہدری شاہنواز صاحب کا اچانک وصال ہو گیا...... ان کے بچوں سے بات ہوئی ہے۔ آپا تو حوصلہ میں تھیں۔ بچیاں نڈھال تھیں۔ جہاں تک ہو سکا ان کو تسلی دی، چوہدری صاحب نے بہت کامیاب و کامران زندگی گزاری ہے اور خدا نے وفات بھی ایسے ایام میں دی جب دن بدن میرے دل میں خاص جگہ بنا چکے تھے...... نیک انجام ہوا اور نیکی کی توفیق ملی کثرت سے خاندان اور خاندان سے باہر غرباء کی خدمت کا موقعہ ملا اور ان کو باعزت طور پر قدموں پر کھڑا کرنے کی اللہ نے سعادت بخشی۔ آپ چونکہ آپا کے بہت قریب تھے آپ سے دلی تعزیت کرتا ہوں۔ اللہ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔

خاکسار مرزا طاہر احمد
(امام جماعت احمدیہ الرابع)

آپ کا خط ملا

مکرم عبداللہ خان صاحب ڈاہری۔ امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ، سندھ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو بہت ذہین بچے عطا کر رہا ہے۔ جیسا کہ اکثر روزنامہ الفضل سے ایسے بچوں کے متعلق پتہ چلتا رہتا ہے۔ میرے تینوں بچے بھی بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی کلاسوں میں پوزیشن لیتے رہے ہیں۔

یہ سب انعامات ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کا ثمر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر نے فرمایا:۔

پہلے تو میں سمجھتا ہوں درد صاحب کی ایک ذمہ داری ہے جسکی طرف میں انہیں توجہ دلاؤں۔ گو اب انکے لئے بولنے کا موقعہ نہیں مگر دل میں اس فروگذاشت کا اقرار کر سکتے ہیں۔ جو انہوں نے اپنی تقریر میں عورتوں کو آدمیت سے خارج کرنے میں کی ہے۔ عورتیں بھی آدمیت کے مقام پر اسی طرح ہیں جس طرح درد صاحب ہیں یا ہم ہیں۔ اگر انسان آدم کی اولاد ہونے کی وجہ سے آدمی کہلاتے ہیں تو درد صاحب کا یہ حق نہیں کہ خود آدمی بن جائیں اور عورتوں کو آدمیت سے خارج قرار دے دیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس میں عورتوں کا بھی دخل ہے۔ وہ کہا کرتی ہیں کہ پردہ کر لو آدمی آگئے۔ یا اس قسم کے اور فقرات بولتی ہیں پس چونکہ وہ خود بھی اپنے آپ کو آدمیت سے خارج کرتی ہیں اسلئے درد صاحب کو بھی غلطی لگ گئی۔ درد صاحب نے اسوقت جو باتیں بیان کی ہیں۔ وہ بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ لیکن ایک چیز ہے جو اس قسم کی تحریکیں کرنے والے لیکچرار نظر انداز کر جایا کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ انکی نگاہ ولایت کے اعلیٰ طبقے پر پڑتی ہے ادنیٰ طبقہ یا غرباء کے طبقہ پر وہ نظر نہیں ڈالتے اس میں شبہ نہیں کہ یورپ کے تعلیم یافتہ طبقہ کی حالت یہاں کے تعلیم یافتہ طبقے کی نسبت بہتر ہے۔ مگر دوسرے طبقوں میں میں نے خود ایسے لڑکے لڑکیاں دیکھے ہیں جن کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے میلے کچیلے تھے ایسے بچے میں نے اٹلی میں بھی دیکھے ہیں اور انگلینڈ میں بھی دراصل صفائی اور تربیت میں بہت کچھ دخل تعلیم اور مالی حالت کا بھی ہوتا ہے۔

ہمارے ملک میں بچے سے پیار کرنے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ اسے نکما بنایا جائے مگر ان ملکوں میں پیار کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ کارآمد بنایا جائے یہ ایک مرض ہے ہمارے ملک میں کہ ماں باپ کوشش کرتے ہیں کہ بچے کو کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے حالانکہ بچے کو تربیت میں جو تکلیف اٹھانی پڑے وہ دراصل اسکے لئے راحت ہوتی ہے۔ کیونکہ آج اگر ہم بچے میں کام کرنے کی عادت نہیں ڈالتے اچھے اخلاق اسمیں پیدا نہیں کرتے تو اسکا لازماً یہ نتیجہ نکلے گا کہ بچہ بڑا ہو کر سخت تکلیف اٹھائے گا اور اس تکلیف میں ہم خود بھی حصہ دار ہونگے۔ پس ہمیں ابتداء سے ہی بچوں کی تربیت اور ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے بے شک ہمارے مدنظر یہ بات بھی رہے کہ وہاں کے ملکی حالات کیوجہ سے بعض خصوصیات ان لوگوں کو حاصل ہیں لیکن جس حصے میں ہماری غلطی اور کوتاہی ہو اسکی اصلاح ضرور کرنی چاہیئے۔ مثلاً ہمارے ملک کے بچوں میں یہ ایک خطرناک نقص ہوتا ہے کہ ہر ایک الگ الگ چیز لے کر کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسطرح ایک تو چیز زیادہ خرچ ہوتی ہے دوسرے بچوں میں اسراف کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان کے معدے الگ خراب ہوتے ہیں۔ مگر علیحدہ کھانے کا ہمارے ملک میں اس حد تک رواج ہے کہ اگر کوئی کسی کی دعوت کرتا ہے تو اسکے آگے کھانا رکھ کر خود رفوچکر ہو جاتا ہے۔ اور مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اسکی ہتک سمجھتا ہے۔ پھر گھروں میں اسطرح ہوتا ہے کہ عورت خاوند کے آگے دستر خوان بچھاکر اور اس پر کھانا رکھ کر خود اور کام کرنے چلی جاتی ہے۔ اکٹھے بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتے۔ اگر اکٹھے اور مل کر کھانا کھایا جائے تو بہت سا کھانا ضائع نہ ہو اور انتظام بھی قائم رہے۔ اسکے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ لیکچروں سے یہ کام نہیں ہو سکتا اسکے لئے ضرورت ہے کہ قوم کیلئے دستور العمل بنایا جائے۔ ایک کتاب تیار کی جائے جس میں لکھا جائے کہ عورتوں کو بچوں کی تربیت اسطرح کرنی چاہیئے۔ تاکہ عورتیں اسے پڑھ کر اس پر عمل کریں۔ ورنہ یہ کوئی نہیں کر سکتا کہ الفضل اور ریویو کے فائل اپنے پاس رکھ چھوڑے جن کے ان مقامات پر نشان لگے ہوں جہاں تربیت وغیرہ کے متعلق مضامین درج ہوں اور انکو پڑھ پڑھ کر عمل کرے۔ لیکن اگر ایسی باتیں ایک جگہ جمع ہوں اور ایسی کتاب عورتوں کے کورس میں شامل ہو یا وہ اپنے طور پر پڑھ کر اس پر عمل کریں تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ مگر جب تک اس قسم کی کوئی کتاب نہ بنے عورتیں اپنے طور پر ان باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کریں اس وقت اتنا تو ہوا ہے کہ ہم نے عورتوں کو تعلیم کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اسکے بعد (اللہ نے چاہا تو) تربیت کیطرف بھی توجہ ہو جائیگی تعلیم حاصل کرنے پر انسان سمجھ سکتا ہے کہ اولاد کتنی قیمتی چیز ہے اور اسکی تربیت

بقیہ کالم ۴ پر

قرارداد تعزیت بر وفات

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

از۔ عہدیداران و ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان

اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی کہ جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ، خادم دین ہستی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت فضل عمر کے فرزند ارجمند مکرم محترم حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کی صبح اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ربوہ میں وفات پاگئے۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب واقفِ دین تھے۔ آپ کی پیدائش یکم فروری ۱۹۱۸ء کو قادیان میں حضرت سیدہ اُم ناصر کے بطنِ مبارک سے ہوئی۔ آپنے ڈاکٹری تعلیم ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ۳۸ سال تک فضلِ عمر ہسپتال میں خدمات انجام دیں۔ آپ کی خدمات کا سلسلہ نور ہسپتال قادیان سے شروع ہوا۔ جہاں آپ نے اسسٹنٹ انچارج کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ تقسیم ملک کے بعد فضلِ عمر ہسپتال کے قیام پر آپنے چیف میڈیکل آفیسر کے فرائض انجام دیئے۔ اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے عہدوں پر فائز رہ کر خدمات انجام دیتے رہے۔ جن ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کا عہدہ سیدنا حضرت فضلِ عمر کے پاس تھا ان دِنوں آپ کو بطور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خدمات انجام دینے کا موقعہ ملا۔

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو ایک طویل عرصہ تک حضرت فضلِ عمر اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کے ذاتی معالج کے طور پر خدمات انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس سانحۂ ارتحال پر لجنہ اماء اللہ بھارت کی جملہ عہدیداران اور ممبرات حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ حضرت صاحبزادی آپا ناصرہ بیگم صاحبہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب اور آپ کی جملہ اولاد کے ساتھ اور خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

انتظار کا موسم

اگر نہیں ہے یہ دیدارِ یار کا موسم
بلا سے آئے نہ آئے بہار کا موسم

خزاں و فصلِ بہاراں بدلتے رہتے ہیں
نہیں بدلتا مگر انتظار کا موسم

شکیب و صبر کا شاید ہے امتحاں مقصود
سفر کٹھن بھی ہے اور ہے غبار کا موسم

ترے کرم سے یہ اِک روز بیت جائے گا
غم و الم کا دلِ بے قرار کا موسم

پھر اس زمین پہ عرفاں کی بارشیں ہونگی
وہ ساتھ لائیں گے اپنے بہار کا موسم

یہ التجا ہے خدایا پلٹ کے آجائے
وہ دیں کی عظمت و عزّو وقار کا موسم

عجب نہیں کہ گنہگار کو بھی مل جائے
نزولِ رحمتِ پروردگار کا موسم

رہِ وفا میں جو ثابت قدم رہے ناؔدر
نہیں ہے اُن کے مقدّر میں ہار کا موسم

نادؔر قریشی

بقیہ کالم ۲، سے آگے

کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ موجودہ گرلز سکول کو ہائی سکول بنا دیا جائے اسکے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے اور امید ہے ہم تین چار ماہ میں گرلز ہائی سکول کیلئے زمین خریدنے کے قابل ہو جائیں گے کچھ گورنمنٹ کیطرف سے ایڈ مل جائیگی۔ کچھ اور چندہ جمع ہو جائیگا اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم ۱۹۲۹ء میں اسکی بنیاد رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور لجنہ کی ممبر عورتیں جو تعلیم پا رہی ہیں وہ سکول کی تعلیم میں تو مدد دینگی اگر فی الحال تربیت میں مدد نہ دے سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم زبیر احمد صاحب بھٹی ولد ماسٹر محمد اکرم صاحب دار النصر غربی ربوہ کا سرگودھا میں گردوں کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم نعیم احمد صاحب (سرگودھا) مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم مقصود احمد صاحب طاہر آف یو بی ایل کا اکلوتا بیٹا بعمر ساڑھے آٹھ سال ہے کے دل کا اپریشن مورخہ ۳۱ اکتوبر بروز بدھ کو او۔ ایم۔ آئی (O.M.I) ہسپتال کراچی میں ہو رہا ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اعلان نکاح

○ مکرم طارق مسعود صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ لیکچرار ایلیمنٹری کالج کا نکاح عزیزہ نعیمہ حمید صاحبہ بنت مکرم حمید الدین صاحب آف اسٹیٹ بنک کوئٹہ بعوض مبلغ -/۲۵۰۰۰ روپے حق مہر مکرم مرزا منور بیگ صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور احمدیت کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نمایاں کامیابی

(۱) کیلیفورنیا سٹیٹ امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں یونیفائڈ سکول ڈسٹرکٹ کے زیر اہتمام انگلش سیکنڈ لینگوئج کا موسم گرما کے دوران ایک تعلیمی کورس پروگرام آباد کاران کے فائدہ کے لئے منعقد ہوا۔ جس میں شرکت کرنے والے لڑکے اور لڑکیوں کو اختتام کورس پر سرٹیفکیٹس تقسیم کئے گئے۔ میرے پوتے سید عدیل بخاری نے اور میری پوتی سیدہ انیقہ بخاری نے بھی موسم گرما کے اس تعلیمی کورس برائے انگلش میں شرکت کی اور دونوں کو سرٹیفکیٹس دیئے گئے۔ سید عدیل بخاری ابن سید منصور محمود بخاری کو انتہائی نفیس کارکردگی اور اعلیٰ معیار کی تحصیل پر نمایاں کامیابی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا۔

(۲) میری پوتی سیدہ انیقہ بخاری دختر سید منصور محمود بخاری کو وینیکا ایونیو سکول کینوگا پارک کیلیفورنیا کی طرف سے کلاس روم اور سکول کے قواعد کی فرمانبرداری، اخلاق و شرافت اور ہم جماعتوں کی مددگاری کا انعامی سرٹیفکیٹ بھی دیا گیا ہے۔

احباب کرام دونوں بچوں کی دینی، دنیوی ترقیات اور طویل عمری کے لئے دعا کر کے مشکور فرمائیں۔

میجر سید محمود احمد شاہ ریٹائرڈ کراچی

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ دختر مکرم راجہ محمد زمان خان صاحب اہلیہ مکرم سید مبارک احمد شاہ سرور صاحب بمقام ہمبرگ (مغربی جرمنی) ۲۱ جون ۹۰ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔

○ مکرم مسعود احمد صاحب سوہاوی کے بڑے بھائی مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈھلوں بمقام سوہاوا ڈھلواں ضلع گوجرانوالہ گذشتہ دنوں وفات پاگئے ہیں۔ آپ کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

ربوہ میں جرمن کلاس

جرمن زبان کے دو نئے کورسز پر مشتمل پرائیویٹ کلاسز یکم نومبر ۱۹۹۰ء سے ربوہ میں شروع ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا نشستیں محدود ہیں۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء و طالبات فوری طور پر خاکسار سے رابطہ قائم کر کے داخلہ فارم پُر کر دیں۔

ابتدائی کورس ـــــ ۳ ماہ

ADVANCE کورس ـــــ ۳ ماہ

ماڈرن طریق پر جرمن زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے اور گرائمر سیکھنے کے لئے نادر موقعہ ہے۔ آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کی مدد سے زبان سکھلائی جائیگی کلاسز سہ پہر اور شام کے وقت ہوا کریں گی۔ مزید تفصیلات بالمشافہ حاصل فرمائیں۔

ملک منصور احمد عمر

(کوارٹر نمبر ۱۴۵، صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۴۴ میں امۃ القدوس زوجہ چوہدری عطاء الرحمن محمود قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۹۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر بیس ہزار روپے (۲) طلائی زیورات سولہ ہزار دوصد بتیس روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ القدوس کوارٹر ۹۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ چوہدری عطاء الرحمن محمود خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۴۶۹۵۔ گواہ شد نمبر ۲ منصور احمد ابن چوہدری مظفر الدین 3/9 دار العلوم غربی ربوہ۔

مسل ۲۷۷۴۵ میں علیم الدین احمد ولد چوہدری رشید الدین صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/2 دار الصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ علیم الدین احمد 22/2 دار الصدر شمالی ربوہ حال بہاولپور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر ملک مدثر احمد وصیت نمبر ۲۴۴۸۵۔ گواہ شد نمبر ۲ سید مشہود احمد وصیت نمبر ۲۶۵۹۰۔

مسل ۲۷۷۴۶ میں نسیم اختر زوجہ معراج الدین خالد سٹور کیپر فضل عمر ہسپتال ربوہ قوم شیخ انصاری پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1598 ڈی غلام محمد آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں نصف تولہ مالیتی دو ہزار روپے۔ (۲) حق مہر -/۵۰۰۰ روپے جس کا نصف بصورت زیور طلائی وصول ہوا تھا۔ جو لنڈن مشن میں دے دیا گیا۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نسیم اختر زوجہ معراج الدین خالد سٹور کیپر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ معراج الدین خالد وصیت نمبر ۲۶۵۷۵ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ مرزا بشیر احمد ولد مرزا محمد دین 12/1 دار البرکات ربوہ

بچے قوم کی امانت ہیں۔ ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان میں ۲۴ اکتوبر کو ہونے والے قومی اسمبلی کے انتخابات میں اسلامی جمہوری اتحاد نے قطعی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ ۲۰۳ مسلم نشستوں پر ہونے والے انتخابات میں اس نے ۱۰۵۔ نشستیں حاصل کی ہیں۔ جبکہ پیپلز ڈیموکریٹک الائنس نے جس کا انتخابی نشان تیر تھا ۴۵۔ نشستیں حاصل کی ہیں۔ ایم کیو ایم نے ۱۵ جمعیت علمائے پاکستان فضل الرحمن گروپ نے ۶۔ عوامی نیشنل پارٹی نے ۶، جمعیت علمائے پاکستان نورانی گروپ نے ۳۔ جمہوری وطن پارٹی نے ۲، پختون خواہ ملی اتحاد نے ۱، پاکستان نیشنل پارٹی نے ۱۔ اور آزاد امیدواروں نے ۲۱ نشستیں حاصل کی ہیں۔ اس میں فاٹا کے ۱۸۔ ارکان بھی شامل ہیں۔ قومی اسمبلی کے انتخابات میں ناکام رہنے والوں میں عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ خان عبدالولی خان۔ جمعیت علمائے اسلام فضل الرحمن گروپ کے سربراہ مولانا فضل الرحمن تحریک استقلال کے سربراہ ائیر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ آفتاب احمد خان شیرپاؤ اور پیر صاحب پگاڑا شامل ہیں۔ پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بےنظیر بھٹو لاڑکانہ سے جیت گئیں لیکن پشاور سے ہار گئیں۔ جیتنے والوں میں جو امیدوار دو۔ دو نشستوں پر کامیاب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی، سابق وزیر اعظم محمد خان جونیجو۔ اسلامی اتحاد کے سربراہ میاں نواز شریف۔ سابق صدر ضیاالحق کے صاحبزادے اعجاز الحق۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر (آزاد)۔

○ صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں اسلامی اتحاد نے قومی اسمبلی سے بھی زیادہ اکثریت حاصل کی ہے۔ پنجاب میں بھاری اکثریت حاصل کی ہے۔ سرحد اسلامی اتحاد اور اے این پی نے مجموعی طور پر اکثریت حاصل کی ہے۔ چاروں صوبوں کے نگران وزرائے اعلیٰ بھی صوبائی انتخابات جیت گئے ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں کسی پارٹی نے قطعی اکثریت حاصل نہیں کی۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان میں ہونے والے الیکشن آزادانہ منصفانہ تھے۔ اور کسی دھاندلی کا ثبوت نہیں ملا۔

○ بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے علاقے اجودھیا کو فوج اور پولیس کے دو لاکھ جوانوں نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ تاکہ انتہاپسند ہندوؤں کے ۵۰۔ ہزار افراد کو روکا جاسکے۔ جو بابری مسجد کو گرا کر وہاں ہندوؤں کا مندر تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ اس گڑبڑ میں اب تک ۱۰۰۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ۶۰۔ ہزار کے قریب افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

○ بابری مسجد کے تنازعے پر بھارت کی مرکزی حکومت ختم ہونے کا امکان پیدا ہو گیا ہے کیونکہ دائیں بازو کے انتہاپسند ہندوؤں کی سیاسی جماعت نے وی پی سنگھ کی حکومت سے اپنا اتحاد ختم کر دیا ہے۔ بھارت کے وزیر اعظم نے ۷ نومبر کو وزیر اعظم وی پی سنگھ کو اعتماد کا ووٹ لینے کو کہا ہے۔ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ شاید بھارت میں درمیانی مدت کے انتخابات کرانے پڑ جائیں گے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک نئی قرارداد پر بحث جاری ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عراق جنگی جرائم کا ذمہ دار ہوگا۔ اس بارے میں سوویت یونین کے ایلچی عراق کو تنازعے کے پُرامن حل پر آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ سوویت یونین کے صدر مسٹر گورباچوف نے سپین کے دورے کے دوران سپین کی طرف سے روس کو دیئے جانے والے ۱۰۰۰۔ ملین ڈالر کے قرضے پر دستخط کئے ہیں۔ کسی روسی صدر کا یہ سپین کا پہلا دورہ ہے۔